سوال

(131)عرفہ کا وقوف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر حاجی عرفہ کی حدود سے باہر، لیکن اس سے کہیں قریب ہی وقوف کرے تا آنکہ سورج غروب ہوجائے اور وہ واپس چلا آئے تو اس کے حج کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عرفہ میں وقوف کے اوقات میں کوئی حاجی وہاں وقوف نہیں کرتا تو اس کا کوئی حج نہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: أَلْحَجُّ عَرَفَةُ (عرفہ کا وقوف ہی حج ہے) لہٰذا جو شخص طلوع فجر سے پہلے رات کے دوران عرفہ کا وقوف پالے اس نے حج پالیا اور عرفہ میں وقوف کا وقت عرفہ کے دن زوال آفتاب سے لے کر اگلے (قربانی والے) دن کی طلوع فجر تک ہے۔ اس بات پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

رہا زوال سے پہلے عرفہ میں وقوف، تو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اور اکثر اس وقوف کو کافی نہیں سمجھتے جب تک وہ زوال کے بعد یا رات کو وقوف نہ کرے جس شخص نے زوال کے بعد یا رات کو وقوف کیا تو یہ اس کے لیے کافی ہے اور افضل یہ ہے کہ وہ نماز ظہر اور عصر کی جمع تقدیم کے بعد غروب آفتاب تک وقوف کرے اور جس شخص نے دن کو وقوف کیا اسے غروب آفتاب سے پہلے وہاں سے واپس مڑنا جائز نہیں اور اگر وہ ایسا کرے تو اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر قربانی لازم ہے کیونکہ اس نے واجب کا ترک کیا۔

جو شخص دن کو وقوف کرتا ہے اس کے لیے دن اور رات کے وقوف کو جمع کرنے کی یہی صورت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1